

---

## حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مسیح موعودؑ کے عشاق میں سے ایک اہم نام حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بھی ہے۔ بہت ابتدائی عمر میں آپ نے احمدیت سے ناٹھ جوڑا۔ براہ راست امام زمان سے تربیت پائی اور پھر دور دیسوں تک اس روشنی اور نور کو پھیلانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اطاعت امام اور خدمت دین کی تڑپ آپ کے نمایاں اوصاف میں سے تھے۔ دعوت الی اللہ کے کام کو بے انتہا جذبہ اور جوش سے سرانجام دینے والے یہ پاک وجود اور ان کی زندگی آج ہمیں بھی دعوت عمل دیتی ہے اور یہ سمجھاتی ہے کہ اس روشنی اور نور کو پھیلانے کیلئے ہمیں بھی اپنا ایک ایک لمحہ وقف کرنا چاہئے۔

---

## حضرت مفتی محمد صادق صاحب

## حضرت مفتی محمد صادق صاحب

### پیدائش

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی پیدائش 13 جنوری 1872ء بروز جمعرات بھیرہ میں ہوئی۔ بھیرہ اُس زمانے میں ضلع شاہ پور میں تھا لیکن اس وقت ضلع سرگودھا میں ہے۔

### خاندانی تعارف

آپ کے والد ماجد کا نام مفتی عنایت اللہ صاحب اور والدہ محترمہ کا نام حضرت فیض بی بی صاحبہ تھا۔ آپ کے والد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل ہی وفات پا چکے تھے۔ جبکہ آپ کی والدہ محترمہ نے 1896ء یا 1897ء میں قادیان آ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ جب آپ اپنی والدہ کے ہمراہ قادیان سے واپس جانے لگے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آپ کو چھوڑنے کے لئے یکہ والی جگہ تک آئے اور کھانا منگوایا تاکہ سفر میں ساتھ لے جاسکیں۔ لنگر والوں نے کھانا بغیر کسی کپڑے کے بھجوا دیا۔ حضورؐ نے اپنے عمامہ مبارک میں سے ایک گز کے قریب کپڑا پھاڑ کر اس میں کھانا باندھ دیا۔

(ذکر حبیب صفحہ 45)

## پیش لفظ

عزیز ساتھیو! حضرت مفتی محمد صادق صاحب بچپن ہی سے بزرگوں کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی ذات اور خلفاء سے عشق تھا۔ اسی طرح آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے محبوب خدام میں سے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کا ہی فیض تھا کہ حضرت مفتی صاحب اپنی ذات میں علم کا ایک سمندر گئے جاتے تھے۔ آپ کو انگلستان اور امریکہ جیسے دور دراز علاقوں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت ملی۔ خود بھی اعلیٰ درجہ کی خدمت کی توفیق پائی اور ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو!

## تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے گھر پر ہی ہوئی۔ 9 سال کی عمر میں تیسری جماعت میں داخل ہوئے اور 15 سال کی عمر میں مڈل پاس کر لیا۔ قرآن مجید آٹھ نو سال کی عمر میں محلے کے ایک مولوی اور ان کی اہلیہ سے پڑھ چکے تھے۔

(لطائف صادق صفحہ 121)

## صحبت نورالدین

1888ء میں آپ کے والد محترم آپ کو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کے پاس قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کے واسطے جموں چھوڑ آئے۔ آپ تقریباً 6 ماہ حضرت مولانا صاحب کے پاس جموں میں رہے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سنتے رہے اور اسی وجہ سے آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک حُسن ظن پیدا ہو گیا۔

ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جموں گئے تو حضرت مفتی صاحب کو دیکھ کر حضرت خلیفہ اول سے آپ کے حالات دریافت فرمائے اور پھر درخواست کی کہ مفتی صاحب کو ان کے ساتھ سیالکوٹ بھیج دیا جائے جہاں یہ سکول میں داخل ہو کر میٹرک کر لیں اور قرآن مجید کا ترجمہ مجھ سے پڑھتے رہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اجازت دے دی اور آپ مولوی صاحب کے ساتھ سیالکوٹ چلے گئے۔ جب یہ

خبر حضرت مفتی صاحب کے والد کو ملی تو وہ سیالکوٹ پہنچے اور آپ کو بھیرہ واپس لے آئے۔ اور وہاں میٹرک میں داخل کرادیا۔ 1890ء میں آپ نے میٹرک پاس کر لیا۔

## پہلا سفر قادیان

1890ء میں آپ نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور جموں جا کر ہائی سکول میں بطور مدرس ملازم ہو گئے۔ سکول میں جب رخصتیں ہوئیں تو آپ نے قادیان کی طرف اپنا پہلا سفر کیا۔ اس سفر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:

”غالباً دسمبر 1890ء تھا۔ سردی کا موسم تھا۔ بٹالہ سے میں اکیلا ہی

یکہ میں سوار ہو کر آیا اور بارہ آنہ کرایہ دیا۔ حضرت مولانا صاحب مولوی نورالدین نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام ایک سفارشی خط دیا تھا۔ حضرت کے مکان پر پہنچ کر وہ خط میں نے اسی وقت اندر بھیجا۔ حضرت صاحب فوراً باہر تشریف لائے۔ فرمایا: مولوی صاحب نے اپنے خط میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ مجھ سے پوچھا کیا آپ کھانا کھا چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اندرون خانہ تشریف لے گئے۔“

(ذکر حبیب صفحہ 4)

اگلے دن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے گئے تو آپ بھی حضور کے ساتھ سیر پر تشریف لے گئے۔

دوسرے یا تیسرے دن آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی اور ”آخرین“ کے خوش نصیب گروہ میں شامل ہو گئے۔

قادیان میں آپ 1890ء میں بیعت کر کے اپنی ملازمت پر جموں واپس چلے گئے۔ آپ جموں میں ہائی سکول میں انگریزی کے استاد تھے۔

اس کے بعد آپ جب تک جموں رہے آپ دیوانہ وار ہر سال موسم گرما کی رخصتوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور حضور کی صحبت میں اپنی جھولی کو برکات اور روحانی نعمتوں سے مالا مال کرتے رہے۔ بعض دفعہ آپ سال میں دو دفعہ بھی جموں سے قادیان آتے رہے۔ 1895ء میں آپ نے ایف اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر جموں میں ہی پاس کیا تھا۔ اسی سال آپ اگست یا ستمبر میں جموں کی ملازمت ترک کر کے اسلامیہ سکول لاہور میں آ گئے۔ چھ ماہ آپ یہاں ملازم رہے۔ پھر آپ لاہور میں ہی اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں کلرک ہو گئے اور قادیان ہجرت تک جو 1901ء میں ہوئی آپ اسی دفتر میں ملازم رہے۔

## دور مسیح موعود علیہ السلام میں آپ کی خدمات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب جنوری 1901ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء کے مطابق ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور حضور علیہ السلام کے حکم سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر کام کرنے لگ گئے۔ بعد

میں آپ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور مارچ 1905ء تک اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔

## بطور ایڈیٹر ”البدر“ تقرری

مارچ 1905ء میں اخبار البدر کے ایڈیٹر حضرت منشی محمد افضل خاں صاحب وفات پا گئے۔ اور حضرت مفتی صاحب کی خدمات تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری سے اخبار ”البدر“ کی ایڈیٹری کی طرف منتقل ہو گئیں۔ آپ کے ”البدر“ کے ایڈیٹر بننے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

”میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آ گیا ہے۔ یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن، جوان، صالح اور ہر یک طور سے لائق، جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل صاحب مرحوم ہو گئے ہیں۔“

میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔  
آمین ثم آمین“ (ذکر حبیب صفحہ 332)

## عبرانی زبان سیکھنا

حضرت مفتی صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری اور اخبار ”البدر“ کی ایڈیٹری کے علاوہ اور بھی بہت ساری خدمات جلیلہ کی توفیق ملی۔ ان عظیم الشان خدمات میں سے آپ کو ایک خدمت یہ کرنے کا موقع ملا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ عبرانی سیکھیں۔ ان دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکہ الآراء کتاب ”من الرحمان“ لکھ رہے تھے۔ جس میں آپ ثابت کر رہے تھے کہ عربی زبان اُمُّ الْاَلْسِنَةِ یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس سلسلے میں حضور علیہ السلام کو عبرانی زبان کی بھی ضرورت محسوس ہوئی تاہل دنیا پر واضح کیا جاسکے کہ عبرانی زبان بھی عربی سے نکلی ہوئی ہے۔ حضرت مفتی صاحب کو حضور کا یہ حکم سن کر بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے خدمت کا موقع دیا ہے۔ ان دنوں آپ لاہور میں ملازم تھے چنانچہ آپ نے لاہور میں عبرانی سیکھی اور عبرانی الفاظ حضور کی خدمت میں پیش کئے جن سے حضور علیہ السلام نے یہ ثابت کیا کہ یہ زبان بھی عربی سے نکلی ہوئی ہے۔

## دعوت الی اللہ کے خطوط

مسیح دوران کا جو پیغام آپ نے سنا اور مہدی زماں کے جس نور سے آپ منور ہوئے آپ کی شدید خواہش تھی کہ یہ نور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بہت جلد پہنچ جائے اور تمام مخلوق اس عظیم فرستادہ پر ایمان لا کر اپنے حقیقی خدا تک پہنچ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ نے اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے (دعوت الی اللہ) کے خطوط کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ خطوط صرف ہندوستان تک محدود نہیں تھا بلکہ برطانیہ نے بھی اس چشمہ سے حصہ لیا اور امریکہ اور روس بھی اس سے فیض یاب ہوئے۔

## سفر میں خدمت

حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفروں میں حضور کی خدمت کے متعلق فرماتے ہیں:

”جس سفر میں حضرت (اماں جان) حضورؐ کے ساتھ نہیں ہوتی تھیں۔ اُس میں میں حضورؐ کے قیام گاہ میں حضورؐ کے کمرے کے اندر ہی ایک چھوٹی سی چارپائی لے کر سو رہتا تھا۔ تاکہ اگر حضورؐ کو رات کے وقت کوئی صورت پیش آئے۔ تو میں خدمت کر سکوں۔ چنانچہ اس زمانہ میں چونکہ مجھے ہوشیار اور فکر مند ہو کر سونا پڑتا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ حضرت صاحبؐ مجھے کوئی آواز دیں اور میں جاگنے میں دیر کروں۔ اس لئے اس وقت سے میری نیند بہت ہلکی ہو گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر کبھی مجھے آواز دیتے تھے اور میری آنکھ نہ کھلتی تھی تو حضورؐ آہستہ سے اٹھ کر میری چارپائی پر بیٹھ جاتے تھے۔ اور میرے بدن پر اپنا دست مبارک رکھ دیتے تھے۔ جس سے میں جاگ پڑتا تھا۔ اور سب سے پہلے حضورؐ وقت دریافت فرماتے تھے۔ اور حضورؐ کو جب الہام ہوتا تھا۔

حضوراً مجھے جگا کر نوٹ کروا دیتے تھے۔ چنانچہ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت نے مجھے الہام لکھنے کے لئے جگایا مگر اس وقت اتفاق سے میرے پاس کوئی قلم نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے ایک کونکہ کا ٹکڑا لے کر اس سے الہام لکھا۔ لیکن اس وقت کے بعد سے میں ہمیشہ باقاعدہ پنسل یا فونٹین پین اپنے پاس رکھنے لگا۔“

(ذکر حبیب صفحہ 319)

## ڈاک کا انتظام

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ڈاک کا کام آپ کے سپرد ہو گیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی ہدایات کے ماتحت آپ ان خطوط کے جوابات تحریر فرماتے اور حضور علیہ السلام کے ارشادات لوگوں تک پہنچاتے۔

(ذکر حبیب صفحہ 390، 391)

## ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت

امریکہ کے ایک مشہور و معروف شخص ڈاکٹر ڈوئی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ ہوا۔ یہ شخص بہت گندی زبان استعمال کر نیوالا تھا۔ اس کے لٹریچر میں انبیاء کے متعلق بہت گستاخی اور بے باکی کے الفاظ ہوتے تھے۔ دین حق کے خلاف بہت زیادہ جوش رکھتا تھا۔ اور مسلمانوں کو تمام دنیا سے کچل ڈالنے اور ہلاک کرنے کے

بڑے بڑے دعوے کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کے نتیجے میں یہ شخص تنہا کرانہتائی حسرت اور ناکامی کی حالت میں مرا۔

ڈاکٹر ڈوئی (Dr. Dowie) کے ساتھ رابطے کا بنیادی محرک بھی حضرت مفتی محمد صادق صاحب ہوئے تھے اور انہی کے ذریعے ڈوئی کا لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا جس کی تفصیل آپ کی کتاب ”ذکر حبیب“ میں درج ہے۔ یہ کتاب حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق اپنی یادوں پر مبنی تحریر فرمائی ہے۔

روس کی مشہور و معروف شخصیت کاؤنٹ ٹالسٹائی (Count Tolstoy) کو بھی آپ نے خطوط کے ذریعے دعوت الی اللہ کی۔ اس کا تفصیلی ذکر بھی ”ذکر حبیب“ صفحہ 399 تا 401 پر موجود ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ پر شفقت کے چند نمونے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے پیارے مرید پر شفقت کے نمونے بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

## وضو کے واسطے پانی لا دیا

ایک دفعہ میں وضو کے واسطے پانی کی تلاش میں لوٹا ہاتھ میں لئے اُس دروازے کے اندر گیا جو بیت مبارک میں سے حضرت صاحب کے اندرونی مکانات کو جاتا ہے۔

تاکہ وہاں حضرت صاحب کے کسی خادم کو لوٹا دے کر پانی اندر سے منگواؤں۔ اتفاقاً اندر سے حضرت صاحب تشریف لائے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا۔ آپ کو پانی چاہئے۔ میں نے عرض کی ہاں حضور۔ حضور نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا۔ اور فرمایا۔ میں لا دیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے اور مجھے عطا فرمایا۔

### مخدوم نے خدمت کا نمونہ دکھایا

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے (بیت) مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

ایک دفعہ حضرت مفتی صاحب حضور علیہ السلام کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ سردیوں کے دن تھے اور آپ کے پاس اوڑھنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ حضور رات سردی لگنے کا اندیشہ ہے۔ حضور نے نہایت شفقت سے ایک

رضائی اور ایک دھسہ ارسال فرمایا اور فرمایا کہ رضائی محمود کی اور دھسہ میرا ہے۔ جو آپ پسند فرمائیں رکھ لیں اور اگر چاہیں تو دونوں رکھ لیں۔ آپ نے رضائی رکھ لی اور دھسہ واپس بھیج دیا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 103 روایت نمبر 430)

### خلافت اولیٰ میں خدمات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بھی اُسی جذبہ، شوق اور ولولہ کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے جس شوق اور جذبہ سے مہدی دوران کی کیا کرتے تھے۔

خلافت اولیٰ کے دور بابرکت میں مفتی صاحب نے برصغیر کے طول و عرض میں اعلائے کلمۃ اللہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے احکام کے مطابق ہندوستان کے دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے جلسوں پر انتہائی مدلل اور مؤثر تقاریر کیں۔

روحانیت سے لبریز اور تاثیر سے پُر ان تقاریر میں آپ نے نہ صرف ہزار ہا احمدی احباب کی پیاس کو بجھایا بلکہ ہزار ہا غیر احمدی احباب کو بھی احمدیت کا پیغام انتہائی مؤثر اور دلکش رنگ میں پیش کیا۔

## دورِ خلافتِ ثانیہ میں خدمات

حضرت مفتی صاحب نے جس طرح خلافتِ اولیٰ کے دورِ بابرکت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد کے مطابق ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی تقاریر اور لیکچروں کے ذریعہ دعوتِ الی اللہ کی اسی طرح آپ نے دورِ خلافتِ ثانیہ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے ہندوستان کے متعدد مقامات پر احمدیت کا پیغام بڑی کثرت سے پھیلا یا۔

خلافتِ ثانیہ کے وقت غیر مبائعین (لاہوری گروہ جو خلافتِ حقہ کا منکر ہو گیا) کے فتنے نے جماعتِ احمدیہ میں تفرقہ و انتشار کی خطرناک فضا قائم کرنے کی کوشش کی۔ غیر مبائع حضراتِ خلافت کے خلاف جگہ جگہ زہر پھیلانے میں مصروف تھے، خصوصاً ان علاقوں میں جو مرکز سے دور تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس زہرناک پروپیگنڈہ کے تریاق کے لئے حضرت مفتی صاحب کو کئی جگہ بھیجا۔ حضرت مفتی صاحب نے کئی دور دراز علاقوں کے سفر کر کے خلافت کی اہمیت و برکات سے آگاہ کیا اور اس زہر کا بہترین تریاق کیا۔ اس مقصد کی تکمیل کے ساتھ ساتھ آپ نے جگہ جگہ خوب دعوتِ الی اللہ کی۔

## سفرِ انگلستان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شدید خواہش تھی کہ یورپ کے ظلمت کدے آسمانی نور سے جلد منور ہوں اور بلاد کفر میں خدائے واحد و یگانہ کی منادی کی جائے۔

حضرت مفتی صاحب کو اس مقدس خواہش کی تکمیل میں ابتدائی دور میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق ملی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب انگلستان میں دعوتِ الی اللہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم پر 10 مارچ 1917ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ کے سینے میں کفر کو پاش پاش کرنے کی تڑپ اور آہنی عزم اور مضبوط ارادوں کا اندازہ ان الفاظ سے ہوتا ہے جو آپ نے مدرسہ احمدیہ کی طرف سے 5 مارچ 1917ء کو دی گئی الوداعی پارٹی کے موقع پر فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا:

”میں ولایت میں اس لئے نہیں جا رہا کہ وہاں کے رہنے والوں کی تقلید کروں۔ بلکہ اس لئے جا رہا ہوں کہ ان کو اپنی تقلید کراؤں“

(الفضل 10 مارچ 1917ء)

## دورانِ سفر کا میا بیاں

آپ چونکہ دعوتِ الی اللہ کے لئے انگلستان روانہ ہو رہے تھے۔ آپ کے سینہ میں دعوتِ الی اللہ کا اس قدر جوش اور جذبہ تھا کہ دورانِ سفر بھی آپ نے مسافروں کو خوب دعوتِ الی اللہ کی۔ جس کے نتیجے میں کئی افراد سلسلہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ مثلاً آپ کے جہاز پر سوار ہونے کے چوتھے دن ایک انگریز (مؤمن) ہو گیا جس کا نام داؤد رکھا گیا۔ 26 مارچ کو دو اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے ایک پنجاب اور دوسرا بمبئی کے علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔



17 اپریل 1917ء کو آپ بخیریت انگلستان پہنچ گئے اور پہنچتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو تار دیا کہ

Reached London Safely  
Mufti Sadiq

(الفضل 24 اپریل 1917ء)

لندن میں حضرت مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ سے سب سے پہلے جس شخص کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی اس کا نام سپیرو (Sparrow) تھا۔

(الفضل 12,9 جون 1917ء)

Sparrow عربی زبان کے لفظ عُصْفُور سے نکلا ہے جس کے معنی چڑیا کے ہیں۔ گویا یہ پہلا سفید پرندہ یا چڑیا تھی جو حضرت مفتی صاحب نے لندن میں آ کر پکڑی۔ ایک اور شخص نے بھی مفتی صاحب کے ذریعے بیعت کی جس کا نام برڈ (Bird) تھا۔ عجیب اتفاق ہے کہ پہلے جس شخص نے بیعت کی اس کا نام Sparrow یعنی چڑیا تھا۔ یہ دوسرے صاحب تھے جس کے معنی پرندہ کے ہیں۔

(الفضل 12,9 جون 1917ء)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ لندن شہر میں میں نے بہت سے سفید پرندے پکڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو ایک پہلو سے ظاہری الفاظ میں بھی پورا کر دیا۔

## سفر امریکہ

دسمبر 1920ء کا جلسہ سالانہ قادیان جماعتی روایات کے مطابق منعقد ہو رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 27 دسمبر کی تقریر میں جماعت احمدیہ کے جانثار اور فدائی فرزندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”تمہیں ساری دنیا کے لئے (مربی) بنایا گیا۔ اس فرض (دعوت الی اللہ) کے بھی دو حصے ہیں۔ اوّل اپنے مذہب والوں کو امر بالمعروف کرنا۔ دوسرے غیروں میں (دعوت الی اللہ) کرنا۔.... خدا کا وعدہ ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ اگرچہ ہم بہت کمزور ہیں۔ مگر خدا طاقتور ہے۔ ہم نے افغانستان میں، ایران میں مشن قائم کرنے ہیں۔ امریکہ کے متعلق ایک روایا میں نے پہلے سنائی تھی اب ایک اور ہوئی ہے۔ مفتی صاحب عنقریب انشاء اللہ امریکہ چلے جائیں گے۔“

(الفضل 8 جنوری 1920ء)

چنانچہ حضرت مفتی صاحب اپنے پیارے امام کے ارشاد کے مطابق انگلستان کی زمین کو خیر باد کہتے ہوئے 26 جنوری 1920ء کو بحرم امریکہ لندن سے روانہ ہوئے۔ دعوت الی اللہ کے شوق اور جذبے سے سرشار حضرت مفتی محمد صادق صاحب سفر میں بھی مسلسل موقع محل کے مطابق دعوت الی اللہ کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دوران سفر آپ کے ذریعے 5 چینی باشندے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

(الفضل 26 اپریل 1920ء)

## امریکہ میں داخلہ میں رکاوٹ

جب حضرت مفتی صاحب امریکہ کے ساحل پر جہاز سے اترے تو افسران محکمہ امیگریشن نے آپ کو امریکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ ان کے دل برداشتہ نہ کر سکے کہ ایک (مؤمن) مشنری ان کے ملک میں (دین حق) کی (دعوت الی اللہ) کرے اور عیسائیوں کو (مؤمن) بنائے۔

جب مفتی صاحب کے آقا سیدنا محمود نے سنا کہ ان کے غلام کو امریکہ داخلہ سے روکا جا رہا ہے تو آپ نے سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”امریکہ کے پاس جہاز ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ یورپ کی طاقتیں اس سے ڈرتی ہیں۔ پھر اس کو اپنی فوجوں پر ناز ہے۔ مگر باوجود اپنے ان سامانوں کے وہ ہمیں داخلہ سے نہیں روک سکتا۔ ہم امریکہ میں داخل ہوں گے۔ اور ضرور داخل ہونگے..... مجھے خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ مفتی صاحب امریکہ میں ضرور داخل ہوں گے۔“

(الفضل 18 دسمبر 1923ء)

ادھر آقا نے یہ اعلان کیا تو ادھر غلام نے ساحل امریکہ پر بیٹھے ہوئے افسران محکمہ امیگریشن کے فیصلہ کا انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ میں اب واپس نہیں جاؤں گا۔

حضرت مفتی صاحب تو خدا تعالیٰ کے شیر تھے جو امریکہ کو فتح کرنے کی بنیادی اینٹ رکھنے گئے تھے۔ خدا کے شیر کسی کے آگے جھکا نہیں کرتے۔ ان دیوانوں کے

عزم صمیم کے آگے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور طوفان اپنا منہ موڑ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ ان متوالوں کے ارادے اور حوصلے دریاؤں کو چیر ڈالتے ہیں اور پہاڑوں کو کاٹنے پر کمر ہمت کس لیتے ہیں۔ چنانچہ مفتی صاحب نے یہ فیصلہ نامنظور کر کے ان کے بڑے افسروں کے پاس محکمہ سیکرٹریٹ میں جو واشنگٹن میں تھا داخلہ کی اپیل کی۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کو نرم کیا اور انہوں نے مفتی صاحب کے امریکہ میں داخلہ کی اپیل منظور کر لی لیکن ساتھ یہ حکم دیا کہ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے شہر میں آنے کی اجازت نہیں ہے اور ساحل سمندر پر ایک مکان میں الگ رہنے کی ہدایت کی۔ دو ماہ بعد بہت سی تکالیف اٹھانے کے بعد آخر آپ کو اجازت مل گئی اور آپ نیویارک میں چلے گئے اور آخر کار خدا کا شیر اپنے آقا کی پیشگوئی کے مطابق کہ ”مجھے خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ مفتی صاحب امریکہ میں ضرور داخل ہوں گے“ امریکہ میں داخل ہوا۔

حضرت مفتی صاحب نے پہلے نیویارک میں رہائش اختیار کی لیکن بعد میں چند وجوہات کی بناء پر آپ نے نیویارک کی بجائے شکاگو کو امریکہ کا جماعتی مرکز بنایا۔

## Look Jesus Christ

ایک دفعہ آپ شکاگو کے بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک عمارت سے ایک لڑکی کی آواز آئی اس نے اپنی ماں کو مخاطب کر کے نہایت خوشی سے پکارا۔

Look! Look! Mother, Jesus Christ has come!

یعنی ماں دیکھو، دیکھو کہ یسوع مسیح آ گئے ہیں۔

اس پر اس کے ماں باپ نے آپ کو اوپر بلایا اور آپ کا انٹرویو لیا۔ آپ نے انہیں بتایا کہ میں "Christ" نہیں ہوں بلکہ مسیح پاک کا ایک خادم ہوں۔ آپ نے انہیں دعوت الی اللہ کی اور پمفلٹ دیئے۔

(مقالہ سیرت حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 467-468)

اسی طرح مکرم صوفی عبدالغفور صاحب سابق مشنری امریکہ نے روایت بیان کی کہ ایک دفعہ حضرت مفتی صاحب نے بتایا کہ وہ شکاگو کے ایک بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک پادری آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ پادری صاحب نے آپ کو بلایا۔ اور بتایا کہ میں دوکان پر بیٹھا تھا کہ اس لڑکے نے آپ کو دیکھ کر کہا

Father! Father! Jesus Christ! Jesus Christ!

آپ نے ان کو بتایا کہ میں مسیح نہیں ہوں بلکہ مسیح محمدی کا ایک غلام ہوں اور آپ نے انہیں دعوت الی اللہ کی۔

اسی طرح مکرم صوفی صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت مفتی صاحب بتاتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ایک دوکان پر گئے وہاں پر چند عورتیں تھیں۔ ان کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ تھا۔ اس نے آپ کو دیکھا تو اپنی ماں کو جو سودا سلف خریدنے میں مشغول تھی کھینچنا شروع کیا اور نہایت سرگوشی کے رنگ میں آہستہ آہستہ اس نے کہا کہ

Mother! Mother! Jesus Christ! Jesus Christ!

(مقالہ سیرت حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 468)

حضرت مفتی صاحب نے اللہ تعالیٰ سے امریکہ میں تین عظیم امور کے لئے دعا

کی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں امریکہ میں مخلصین کی ایک جماعت عطا فرمائے جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں۔ دوسرے یہ کہ دین حق کی اشاعت کیلئے انہیں ایک میگزین نکالنے کی طاقت دے۔ تیسرے ایک بیت الذکر کی تعمیر کے لئے دعا کی جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی پرستش کی ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تینوں خواہشات کو پورا کیا۔ مخلص جماعت بھی آپ کو عطا ہوئی۔ میگزین ”(مومن) سن رائز“ شائع ہونا شروع ہو گیا۔ اور دلی تمنا کے مطابق جولائی 1922ء میں آپ نے ایک دوکان خرید کر اس کو بیت الذکر میں تبدیل کر دیا اور گنبد، محراب اور منبر وغیرہ بھی بنائے۔ اس کے علاوہ ایک اور بیت الذکر بھی آپ کے دور میں بن گئی۔

چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”فلا ڈلفیا۔ یہ اس ملک میں دوسرے درجے کا شہر ہے۔ تین سال ہوئے جب میں پہلے یہاں اترا تھا اور ساحل سمندر پر چھ ہفتہ روکا گیا تھا۔ اس وقت کی خوابیں اور امیدیں آج پوری ہو رہی ہیں۔ اس وقت بھی اخباروں نے میرے متعلق مضامین لکھے تھے اور اب پھر چار روزانہ اخباروں کے ایڈیٹر ملنے آئے۔ اور میری تصویر کے ساتھ لمبے مضامین شائع کئے کہ تین سال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سات سو (نومبا تعین) اس ملک میں عطا کئے اور (بیت الذکر) اور مشن ہاؤس قائم ہوا اور رسالہ جاری ہوا۔ فالحمد للہ“

(الفضل 9 اکتوبر 1923ء)

ساڑھے تین سال سے زائد عرصہ آپ امریکہ کے گلی کوچوں میں مسیح محمدی کی منادی دینے کے بعد 18 ستمبر 1923ء کو جہاز پر سوار ہو کر عازم قادیان ہوئے۔

(الفضل 30 اکتوبر 1923ء)

اس عرصہ میں آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 700 افراد کو جماعت احمدیہ میں داخل کیا۔

(الفضل 9 اکتوبر 1923ء)

جب آپ قادیان روانگی کے لئے امریکہ سے جہاز پر بیٹھے تو امریکہ کی طرف دیکھ کر بے اختیار آنکھیں پُر آب ہو گئیں۔ اس لئے نہیں کہ آپ کو امریکہ رہنے کا شوق تھا یا جدائی تکلیف دہ تھی بلکہ آپ فرماتے ہیں:

”اس لئے کہ جس خدمت پر میں مامور کیا گیا تھا اس کا حق پورے طور سے مجھ سے ادا نہ ہوا۔ جب قادیان جیسے دیا محبوب کو چھوڑا تو امریکہ کیا چیز ہے کہ اس کا چھوڑنا رنج دہ ہو۔ مجھے تو اب ساری زمین ایک ہی شہر دکھائی دیتی ہے اور حضرت محمود کے حکم کے ماتحت دینی خدمات کے واسطے مشرق و مغرب سب میرے لئے یکساں ہو رہا ہے۔ نہ مجھے کسی ملک یا کسی شہر میں رہنے کی خواہش اور نہ کسی سے نکلنے کی آرزو باقی ہے۔ جو حضرت امام کا حکم ہو اس کی تابعداری میں فخر، راحت اور آرام ہے۔..... ہاں میں مُقَرَّر (اقراری) ہوں کہ میں حق خدمت کا بجا نہیں لاسکا۔ اور اللہ تعالیٰ کی غفاری، ستاری اور غریب نوازی سے بخشش اور پردہ پوشی کا امیدوار ہوں۔“

(الفضل 30 اکتوبر 1923ء)

آپ 18 ستمبر 1923ء کو امریکہ سے روانہ ہو کر 4 دسمبر 1923ء کو قادیان پہنچ گئے۔ (الفضل 4، 7 دسمبر 1923ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مجمع کثیر کے ساتھ سڑک کے موڑ کے قریب حضرت مفتی صاحب کا استقبال کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے دیر تک دست بوسی کی۔ اس وقت خوشی اور مسرت کے جذبات آنسوؤں کی شکل میں آپ کی آنکھوں سے ڈھلک رہے تھے۔

امریکہ سے واپسی پر خدمات

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1924ء میں دورہ یورپ پر تشریف لے گئے تو آپ نے قادیان میں اپنی غیر حاضری میں مکرم مولانا شیر علی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا اور ان کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مفتی صاحب کو نائب امیر مقرر فرمایا۔

(الفضل 22 جولائی 1924ء)

1926ء میں آپ ناظر امور عامہ و خارجہ کے عہدہ پر فائز رہے اور دس سال تک اس عہدہ پر متمکن رہے۔ 1935ء میں تحقیقات قبر مسیح کے سلسلہ میں کشمیر گئے اور جب واپس آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ پر متعین کیا۔ لیکن پیشاب کی بیماری کے باعث دو سال کے بعد ہی یعنی 1937ء میں آپ کو پنشن دے کر سلسلہ عالیہ کے کاموں سے فارغ کر دیا گیا۔

(لطائف صادقہ صفحہ 125، 126)

حضرت مفتی صاحب کی امریکہ سے واپسی کے بعد ایک بہت نمایاں خدمت آپ کے ہندوستان کے طول و عرض میں دعوت الی اللہ کے لیکچرز، تقاریر اور دورہ جات ہیں۔ آپ کو برصغیر کے بیسیوں شہروں میں جا کر جماعتی جلسہ ہائے سالانہ پر تقاریر کا موقع ملا اور متعدد شہروں میں دعوت الی اللہ کے لیکچر دیئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی پیغام پہنچایا۔ چونکہ آپ انگلستان و امریکہ میں 7 سال گزار کر آئے تھے۔ اور آپ اپنی تقاریر میں ان ایمان افروز واقعات کا بھی ذکر کرتے تھے جو اس عرصہ میں آپ سے پیش آئے اس لئے لوگ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ آپ کے لیکچروں میں شمولیت فرماتے تھے۔

علاوہ ازیں حضرت مفتی صاحب کو مرکزی جلسہ ہائے سالانہ پر بھی متعدد بار تقاریر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

## وصال

آخر مسیح الزماں کا یہ محب صادق، مخلص دوست، لائق اور صالح نوجوان سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک برگزیدہ رکن، مجاہد احمدیت، مربی دین حق، انگلستان اور امریکہ کے ظلمت کدوں میں توحید کی شمعیں روشن کرنے والا عظیم وجود تقریباً 85 برس کی عمر پا کر مورخہ 13 جنوری 1957ء بروز اتوار صبح چھ بج کر 35 منٹ پر ربوہ میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ اور اہل دنیا کو ہمیشہ ہمیش کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بعد از نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ اپنے دست مبارک سے مٹی ڈالی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی اور اس طرح اپنے پیارے غلام اور مجاہد کو رخصت کیا۔

(الفضل 15 جنوری 1957ء)

## دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

حضرت مفتی صاحب کی زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شاندار خدمات کے طویل زمانہ میں بڑے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات، پر لطف مباحثات اور پر کیف لطائف سے لبریز ہے۔ ان دلچسپ واقعات و مباحثات میں سے طوالت کے خوف سے صرف چند ایک یہاں درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مفتی صاحب کے تقویٰ، قابلیت اور اعلیٰ کردار کے عظیم مجاہد ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ واقعات لطائف صادق مرتبہ محمد اسماعیل پانی پتی اور تحدیث بالنعمة از حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے لئے گئے ہیں۔

## خدائی تصرف

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری میں ایک کتاب دیکھی جس میں یوز آسف کے نام پر ایک گرجا کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مفتی

صاحب نے اس کا ذکر قادیان آ کر حضرت اقدس سے کیا۔ حضرت نے فرمایا ”وہاں سے وہ کتاب لے آئیں۔“

جب مفتی صاحب لاہریری میں گئے تو اس کتاب کا نام بھول گئے۔ ہر چند تلاش کیا مگر کتاب نہ ملی۔ جب تک نام معلوم نہ ہو کتاب کس طرح مل سکتی تھی۔ لاہریرین نے بھی عذر کر دیا۔ ناچار واپس آ کر حضرت صاحب سے صورت معاملہ بیان کر دی۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ پھر جائیے۔ اب کے وہ کتاب آپ کو مل جائے گی۔

مفتی صاحب نے حکم کی تعمیل تو کی۔ مگر حیران تھے کہ جب نام ہی یاد نہیں تو کتاب کو کس طرح اور کہاں تلاش کروں۔

خیر اسی فکر میں مفتی صاحب لاہریری پہنچے۔ اس وقت اتفاق سے لاہریرین ضرورتاً ایک آدھ منٹ کے لئے باہر چلا گیا۔ اس کی میز پر ایک کتاب پڑی ہوئی تھی۔ مفتی صاحب نے بغیر کسی خیال کے ویسے ہی اسے اٹھالیا۔ کھولا تو مطلوبہ کتاب تھی۔

اس خدائی تصرف کو دیکھ کر مفتی صاحب حیران رہ گئے۔ لاہریرین آیا تو مفتی صاحب نے یہ عجیب و غریب واقعہ اس سے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا ”جاؤ کتاب مل جائے گی“ اور غیر متوقع طور پر کتاب فوراً مل گئی۔

لاہریرین نے کہا کہ جناب اگر آپ کچھ دیر پہلے آتے تب بھی آپ کو یہ کتاب نہ ملتی کیونکہ ابھی ابھی باہر سے آئی تھی۔ اور اگر ذرا بھی دیر کے بعد آتے تب بھی یہ کتاب آپ کو نہ ملتی کیونکہ میں اسے فوراً اس کی جگہ رکھوا دیتا۔ اب اسے لے جائیں

اور حضرت صاحب کو دکھائیں۔ چنانچہ اس کتاب کا حوالہ حضور نے اپنی کتاب ”مسح ہندوستان میں“ درج فرمایا ہے۔

(لطائف صادق صفحہ 62)

## دعا کا ایک عجیب کرشمہ

حضرت مفتی صاحب نے سنایا کہ ”جب میں ہندوستان سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ کی رو سے راستہ میں فرانس نہیں اتر سکتا تھا لیکن میرا بڑا دل چاہتا تھا کہ فرانس میں اتروں۔ اس کا ذکر میں نے افسر جہاز سے کیا۔ اس نے کہا تم فرانس میں صرف اس صورت میں اتر سکتے ہو جب تمہارے پاس اتنا خرچ ہو۔ جب میں نے اپنے سرمایہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس قدر پکتان کہتا ہے کہ خرچ ہوگا۔ میرے پاس اس سے دو پونڈ کم تھے۔ میں نے سوچا کسی سے یہ رقم قرض لے لوں۔ مگر جہاز میں میرا کوئی بھی شناسا نہ تھا۔ کس سے لیتا۔ آخر جب بالکل مایوس ہو گیا تو میں نے دعا کی کہ اے زمین اور آسمان کے مالک! اے خشکی اور تری کے خالق! تو ہر چیز پر قادر ہے اور تجھے ہر قسم کی قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ تو جانتا ہے کہ مجھے اس وقت دو پونڈ کی ضرورت ہے پس تو مجھے یہ دو پونڈ دیدے۔ خواہ آسمان سے گرایا سمندر سے نکال مگر دے ضرور۔ میں نے بہت ہی الحاح اور زاری کے ساتھ خدا سے دعا مانگی اور دعا مانگنے کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ مجھے دو پونڈ ضرور مل جائیں گے۔ مگر میری یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں یہ دو پونڈ کس طرح ملیں گے؟

یہ جنگ یورپ کا زمانہ تھا۔ جہاز چلتے چلتے یکدم ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ جنگ کا زمانہ ہے ممکن ہے اس جگہ ہمارے کچھ احمدی دوست ہوں، میں نے کپتان جہاز سے کہا کہ مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں۔ لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا آپ یہاں ہرگز نہیں اتر سکتے۔ ہم تو ویسے ہی یہاں محض سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً کھڑے ہو گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آرہی ہے میں نے کپتان سے کہا کہ یہ کشتی یہاں کیوں آرہی ہے۔ جب یہاں اترنے کی اجازت ہی نہیں؟ کپتان نے کہا مجھے پتہ نہیں کہ کیوں آرہی ہے۔ پاس آئے تو حالات کا علم ہو۔ جب کشتی جہاز کے قریب آئی تو میں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے۔ انہوں نے کسی طرح سن لیا تھا کہ میں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزرے گا۔ ان کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہرے گا۔ پھر بھی وہ ساحل پر آ گئے تھے۔ لیکن جب جہاز جزیرہ کے سامنے آ کر اچانک ٹھہر گیا تو وہ فوراً کشتی لے کر جہاز کے پاس آ گئے۔ کپتان نے ان کو دریافت حال کے لئے اوپر آنے کی اجازت دی خیر وہ مجھ سے ملے اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو یہ کہہ کر دوپونڈ میری جیب میں ڈال دیے کہ ”مجھے کچھ مٹھائی آپ کے ساتھ کے لیے لانی چاہیے تھی مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا

کہ جہاز ٹھہر جائے گا اور میں آپ سے مل سکوں گا۔ اس لئے یہ دوپونڈ مٹھائی کے ہیں رکھ لیں۔“

فی الحقیقت دعا ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے جو ہر مشکل موقع پر کام آتی ہے۔“ (لطائف صادق صفحہ 65، 66)

مفتی صاحب بچے ہوئے گیہوں ہیں

”1917ء میں جب کہ جنگ عالمگیر اپنے پورے شباب پر تھی۔ حضور خلیفۃ المسیح نے مجھے حکم دیا کہ (دعوت دین حق) کے لئے انگلستان جاؤ۔

عورتوں نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور سمندری سفر خطرے سے خالی نہیں۔ لوگ گیہوں کی طرح پس رہے ہیں۔ اگر حضرت مفتی صاحب کو ابھی روک لیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ گیہوں چکی میں پسنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں۔ مگر ان میں سے بھی کچھ اوپر رہ جاتے ہیں جو نہیں پستے۔ تو یہ مفتی صاحب بچے ہوئے گیہوں ہیں پسنے والے نہیں۔

جب ہمارا جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا تو جہاز کے کپتان نے جہاز کے تمام مسافروں کو اوپر ڈیک پر بلایا اور ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ سمندر جس میں ہم داخل ہوئے ہیں جرمن جہازوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ کب ہمارا جہاز ان کے نشانے سے ڈوب جائے۔ اگر ایسا ہوا تو جہاز کے ڈوبنے سے پہلے ایک سیٹی بجے گی۔ چنانچہ کپتان نے سیٹی بجا کر سنائی۔ پھر کہا کہ جب یہ سیٹی بجے تو یہ کشتیاں جو

جہاز کے دونوں طرف لٹک رہی ہیں۔ آپ لوگوں کے لئے ہیں۔ پھر اس نے نام بنام کشتیوں کے نمبر بتائے اور سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ایسے موقعہ پر اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کشتیاں جہاں کہیں آپ لوگوں کو لے جائیں آپ کی قسمت۔ ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔

پکتان کے اس لیکچر کو سننے کے بعد میں اپنے کمرے میں آیا اور اس خطرے سے بچنے کے لئے اللہ کریم سے گڑگڑا کر دعا کی۔ اسی رات میں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے کمرے میں کھڑا ہوا ہے اور مجھے انگریزی میں کہتا ہے۔

”صادق یقین کرو یہ جہاز سلامت پہنچے گا“

اس خوشخبری کو پا کر میں نے تمام مسافروں کو اور پکتان کو اطلاع دی اور ایسا ہی ہوا۔ ہمارا جہاز ساحل انگلستان پر سلامتی سے پہنچ گیا۔ کئی جہاز ہمارے سامنے آگے پیچھے، دائیں بائیں ڈوبے۔ ان جہازوں کی لکڑیاں پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں۔ مگر خداوند تعالیٰ نے ہمارا جہاز سلامت پہنچا دیا۔“

(لطائف صادق صفحہ 130، 131)

## ایک بوڑھی عورت

”ایک دفعہ امریکہ کے مشہور شہر شکاگو کی ایک سڑک سے گزر رہا تھا۔ ایک چھوٹا بچہ آیا اور کہا کہ آپ کو میری ماں بلاتی ہے۔ میں بچے کے ساتھ ان کے گھر پہنچا جہاں ایک بوڑھی عورت نے استقبال کیا۔ خاطر و مدارات کے بعد اس نے کہا کہ میں ابھی

چھوٹی عمر میں تھی کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں سب سے زیادہ سچا مذہب کونسا ہے۔ سواں خیال سے کئی ایک مذاہب میں داخل ہوئی اور دعائیں کرتی رہی۔ مگر کہیں سے میری تشفی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ میری شادی ہوئی۔ بچے ہوئے پوتے ہوئے۔ مگر میری اس دعا کی قبولیت مجھے نصیب نہ ہوئی۔ آج سے دو سال قبل ایک رات میں اسی آرام کرسی پر لیٹی ہوئی اس خیال میں رونے لگی کہ میں نے عمر بھر خدا تعالیٰ سے دعا کی وہ بھی قبول نہ ہوئی اور میں غم میں روتے روتے سو گئی۔ تب خواب میں ایک فرشتہ دیکھا۔ اس نے کہا بیگم غم نہ کرو۔ تمہاری دعا سنی گئی۔ ادھر دیکھو وہ کون جا رہا ہے۔ جب میں نے کھڑکی سے اس طرف نگاہ کی تو مجھے ایک مشرقی شخص دکھائی دیا۔ پھر اس فرشتے نے کہا۔ یہ شخص یہاں یعنی امریکہ میں آ رہا ہے۔ جو مذہب وہ لائے گا وہ سچا ہے۔ تم اس کو قبول کرو۔

میں اس خواب کے بعد کئی دن تک اس کھڑکی سے ہر آئیو لے کو دیکھتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر ناامیدی کو پاس بلا لیا۔ آج اتفاق سے میں پھر کسی ارادے کے بغیر یہاں بیٹھی تھی اور آپ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ میری آنکھوں میں وہ خواب پھر گیا۔ میں پہچان گئی کہ جو شخص خواب میں دکھایا گیا وہ آپ ہیں۔ پھر اس نے (دین حق) قبول کیا۔“

(لطائف صادق صفحہ 136، 137)

## سمندر کا جوش ساکن ہو گیا

”ایک بحری سفر میں ایک دن سمندر بڑے جوش میں آ گیا۔ سمندر کی لہروں نے



جہاز کو ایسی حرکت میں ڈالا کہ دوران سر، متلی اور قے سے طبیعت بہت بیمار ہو گئی۔ تب میں نے سمندر کو مخاطب کر کے کہا کہ اے سمندر تو جانتا ہے کہ کون اس جہاز میں سوار ہے۔ ایک مسیح کا حواری صرف دعوت (دین حق) کے واسطے سفر کر رہا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ تو مجھے بے آرام کرتا اور تکلیف دیتا ہے ٹھہر جا، تاکہ جہاز میں حرکت نہ ہو۔ فوراً سمندر ساکن ہو گیا۔ اور جہاز ایسے سکون سے چلتا تھا گویا ہم خشکی پر ہیں۔  
 فالحمد للہ ثم الحمد للہ

دعا سے دوائی معلوم ہو گئی

ایک دفعہ میں بیمار ہوا۔ روز بخار آ جاتا۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کئی ایک دوائیں تجویز کر چکے مگر بخار نہ اترنے میں آیا۔ رات کو میں دعا کرتے سو گیا۔ یہ الفاظ زبان پر آئے ”ایسائی ٹوڈا (assafoetida)“۔ میں اس وقت نہ جانتا تھا کہ اس کے کیا معنی ہیں صبح حضرت حکیم صاحب سے عرض کیا۔ فرمایا یہ ہینگ کا انگریزی نام ہے۔ یہ دوائی آپ کے بخار کے لئے بہت مفید ہوگی۔ کیونکہ یہ معدے کا بخار ہے۔ افسوس ہے کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ چنانچہ ہینگ کا ایک نسخہ تیار کیا گیا۔ جس سے اسی دن بخار اتر گیا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(تحدیث بالعمۃ صفحہ 6)

پیارے بچو! آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے ماننے والوں اور پھر خلفاء احمدیت کی سچی اطاعت کرنے والوں کی کس طرح آپ آسمان

سے مدد کرتا ہے۔ ہمیں بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کا سچا پیروکار اور خلافت احمدیہ کا سچا اطاعت گزار بنائے۔ آمین

## کتابیات

- ۱۔ ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق
- ۲۔ تحدیث بالعمۃ فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق بار چہارم اپریل 1936ء  
 با اہتمام محمد یامین اینڈ سنز مالک احمدیہ کتب خانہ قادیان
- ۳۔ لطائف صادق مرتبہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی  
 ادارہ: احمد اکیڈمی ربوہ۔ ناشر جمال الدین انجم  
 مطبوعہ: لاہور آرٹ پریس 15 انارکلی لاہور
- ۴۔ مقالہ ”سیرت حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق“  
 مقالہ نگار مفتی احمد صادق ابن حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
- ۵۔ سیرۃ المحدثی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
- ۶۔ اخبار الفضل

---

---

نام کتاب ..... حضرت مفتی محمد صادق صاحب

طبع ..... اول

---

---